السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بدرَو(گندی نجس نالیوں) کا پانی بعض تحلیلات اور کیمیائی اعمال کے ذریعے سے صاف کیا جاتا ہے اور کھیتوں کو بھی دیا جاتا ہے۔ اس پانی کا کیا حکم ہے؟ کیا اس سے وضو ہو سکتا ہے، کپڑے کو لگے تو کیا کپڑا نجس ہو جاتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نجس پانی جب کیمیائی تحلیل کے ذریعے سے اپنی پہلی حقیقت سے بدل گیا ہے تو اب وہ دوسری حقیقت کا حکم رکھتا ہے۔ اور اس وقت تک پلید نہیں ہو گا جب تک کہ نجاست پڑنے سے اس کے تین اوصاف میں سے کسی ایک میں تبدیلی نہ آ جائے یعنی ذائقہ، رنگ اور بو۔

پاک پانی کا اپنا کوئی رنگ، کوئی ذائقہ اور کوئی بو نہیں ہے۔ اور حدیث شریف میں ایک اصول بیان کر دیا گیا ہے کہ (الماء طہور لاینجسہ شیء) "پانی پاک ہے اور اسے کوئی شے نجس نہیں کرتی ہے"[1] اور یہی قاعدہ حدیث قلتین[2] پر بھی جاری ہوتا ہے۔ اگر پانی قلتین (دو بڑے بڑے مشکوں کی مقدار) سے کم ہو اور اس میں کوئی نجاست پڑ جائے اور پانی اپنی حقیقت بدل جائے (ذائقہ، رنگ یا بو بدل جائے) تو وہ پلید ہو گا اور ایسے ہی اگر دو قلعوں سے زیادہ ہو تو بھی۔ (محمد ناصر الدین البانی)

---

[1] سنن ابی داود، کتاب الطھارة، باب ماجاء فی بئر بضاعة، حدیث: 66۔ سنن الترمذی، کتاب الطھارة، باب ان الماء لاینجسہ شئی، حدیث: 66۔ مسند احمد بن حنبل: 31/3 ومسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ۔

[2] اس سے متعلق حدیث مبارکہ کے الفاظ اس طرح ہیں: "اذا کان الماء قلتین لم یحمل نجسا" ایک روایت میں "لم یحمل خبث" ہے، اور ایک روایت میں "اذا کان الماء قلتین فانہ لاینجس" کے الفاظ ہیں۔ سنن ابی داود، کتاب الطھارة، باب ماینجس الماء، حدیث: 63،65۔ سنن الترمذی، کتاب الطھارة، باب الماء لاینجسہ شئی، حدیث: 67 الام للشافعی: 4/1، کتاب الطھارة، باب الماء الراکد۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 156

محدث فتویٰ